بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ — ۲۴ تبوک ۱۳۴۶ ہش / ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ / ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ء — نمبر ۲۱۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مسجد احمدیہ مری میں نماز جمعہ پڑھائی

دُعا کی اہمیت اس کی فلاسفی اور عظیم الشان برکات پر بصیرت افروز خطبہ

راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ (بذریعہ فون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل مری میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضور نے کل مورخہ ۲۲ ستمبر کو جمعہ کی نماز مسجد احمدیہ کلڈنہ (مری) میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے دعا کی اہمیت اس کی فلاسفی اور عظیم الشان برکات پر نہایت بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا دنیا میں غلبۂ اسلام کی ذمہ داری اب ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی مادی طاقت اور ظاہری اسباب نہیں ہیں۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے۔ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس ہتھیار کی قدر و قیمت کو پہچانے اور دعاؤں پر پورا زور دے۔

حضور نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ بعض لوگ خود تو دعا نہیں کرتے اور خلیفۂ وقت سے دعا کی درخواست کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ دعا کا حق ادا ہو گیا۔ فرمایا اگر تم خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں خود بھی مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ اگر تم خود تو مجاہدہ نہ کرو اور یہ سمجھ لو کہ کوئی اور شخص تمہارے لئے دعا کرے گا اور وہ قبول ہو جائیگی تو یہ بالکل غلط اور غیر اسلامی ہے۔ حضور نے فرمایا نبی کی دعا بھی انہی کے حق میں قبول ہوتی ہے جو خود اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے والا ہو۔ ہر قسم کی برکتوں اور فضلوں کا حصول فنافی الرسول کے مقام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جب یہ مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ تب وہ طفیلی طور پر اپنے ایسے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور بعض دفعہ یہ بتانے کے لئے کہ تمہاری دعائیں طفیلی طور پر قبول کی جاتی ہیں ان کی دعائیں رد کر کے خدا تعالیٰ اپنے نبی کی دعا کو ان کے حق میں قبول کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہی حال خلفاء کا ہے۔ وہ بھی جو کچھ حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے طفیلی طور پر حاصل کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ امت مسلمہ میں بھی جو کچھ ملتا ہے وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ملتا ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ سے کسی برکت کی امید رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیلی بنالے۔ اس لئے کہ ہر برکت کا منبع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا: ہر ایک کے لئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق مجاہدہ

(باقی صفحہ ۲ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی بڑی سعادت اور حفاظت کا اصل ذریعہ دُعا ہی ہے۔

جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔

"یقیناً سمجھو کہ دُعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئیگی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔ آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں گے جبکہ ان کا یہ اعتقاد ہے کہ تناسخ کے چکّر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے ہیں اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے۔ ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آریہ مذہب میں دعا ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے جبکہ وہ جانتے ہیں کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا کیونکہ مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالبِ موت اور تشنۂ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے کہ اس پر منہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲ و صفحہ ۱۹۳)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ء

اہل کتاب کو تبلیغ

(۲)

سورۃ آل عمران کی جو آیات $\frac{111}{121}$ ہم نے اس سلسلہ کے آغاز میں نقل کی ہیں ان کا حقیقت میں ماحصل یہ ہے کہ

"اے مسلمانو سچے مسلمان بن جاؤ کیونکہ سچے مسلمان بننے ہی سے تمام لوگوں کی نجات ہے۔ اس لئے تم نہ صرف خود مسلمان بنو بلکہ تم کو اللہ تعالےٰ نے تبلیغ و اشاعت دین کے لئے نکالا ہے اور اہل کتاب کو جن میں نیک لوگ بھی ہیں تبلیغ کرو۔ کیونکہ ان کی اسی میں فلاح ہے"

ان آیات میں یہی مرکزی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم جو ان لوگوں کو زر و جواہرات میں کھیلتے دیکھ رہے ہو۔ اور دولت کے جس نشے میں وہ سرشار نظر آتے ہیں۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا

یہاں مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا کے الفاظ واضح کرتے ہیں کہ انسان کا وقار اور عزت مال و دولت سے نہیں بلکہ اس بات سے ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اہل کتاب کی دنیوی کامرانیاں ہیچ ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ سے تعلق اور دین حقہ سے منہ موڑ چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے باوجود کثرت مال اور کثرت اولاد کے ان کا ٹھکانا

وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

اور یہ جو وہ اس دنیوی زندگی میں عیش و عشرت مناتے ہیں اور جو مال و دولت وہ لٹا رہے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے۔

كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ

یعنی اس کی حالت ایسی ہوا کی حالت کی طرح ہے جو سخت سرد ہو۔ اور وہ ایسی قوم کی کھیتی پر چلے۔ جس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہو۔ اور پھر وہ اسے تباہ کر دے۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یورپ کے لوگوں کو یہی انتباہ کیا ہے۔ کہ جو کھیل تم کھیل رہے ہو۔ یہ تم کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے

اب ان آیات کا مطلب ہمارے سامنے ہے جو یہ ہے کہ مسلمانوں کو خود تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ کی شان کے ساتھ پختہ ایمان پیدا کرنا چاہیئے اور تبلیغ و اشاعت دین پر ڈٹ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اسی لئے مسلمانوں کو ایسی امت بنایا ہے جو کفر و شرک و الحاد کی افراط و تفریط سے مبرا ہے۔ اگر ہم اس زمانے کے حالات کو دیکھیں تو قرآن کریم کی یہ آیات اسی زمانے کے ساتھ مختص نظر آتی ہیں۔ آج بھی اہل کتاب کا وہ حال ہے جو قرآن کریم نے یہاں بیان کیا ہے۔ وہ مال و دولت اور دنیوی طاقت کے نشہ میں سرشار اور اپنی ذلت اور مسکنت کو محسوس نہیں کر رہی ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر مسلط کر دی ہے۔ بظاہر وہ بڑی آسودہ اور خوشگوار زندگی بسر کرتی نظر آتی ہیں ""

"" یہ بھی حقیقت میں وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تباہ ہو چکی ہیں۔ مال و دولت اور عیش و عشرت نے ان کو لکڑی کے گھن کی طرح کھایا ہوا ہے۔ ان میں ایسی بدکاریاں اور عادات بد راہ پا رہی ہیں کہ جن کا نتیجہ انفرادی اور اجتماعی موت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

اہل ایمان کا اس وقت سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ اہل کتاب کو اسلام کی دعوت دیں۔ پھر اہل کتاب بھی سب برابر نہیں ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں جو دن رات اللہ تعالےٰ کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔

لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۔ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جن کو متقی کہا جا سکتا ہے۔ وہ تمام کام حقیقی مومنوں کی طرح بجا لاتے ہیں۔ مگر اسلام سے ناواقف ہیں۔ ایسے لوگوں کو تبلیغ بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اسلام کے بہت نزدیک ہیں۔ مگر اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے مال و دولت اور اولاد کا غرور ہے۔ لیکن یہ مال و دولت اور اولاد ان کو کوئی نفع نہیں دے سکتے۔ یہ لوگ دوزخ کا مال ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ مال و دولت سے جو گلچھرے اڑا رہے ہیں۔ اس کی مثال اس برفانی جھکڑ کی طرح ہے۔ جو کھیتوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہ لوگ تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ تم اپنا فریضہ تبلیغ ادا کرتے چلے جاؤ۔ (باقی)

حدیث النبیؐ

تین باتوں کی وصیت

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے جانی دوست نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں انہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ مر جاؤں (وہ تین باتیں یہ ہیں)۔

(۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (۲) نماز چاشت پڑھنا۔ (۳) وتر پڑھ کر سونا۔

(بخاری باب التہجد باللیل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

بیسویں صدی کے شروع میں روس اور جاپان کے درمیان کوریا کا مسئلہ مابہ النزاع تھا۔ مشرق بعید کا یہ ملک جاپان کے شمال۔ منچوریا کے جنوب اور روس کے جنوب مغرب میں واقعہ ہے۔ اس پر روس کا اقتدار تھا۔ اور جاپان کا بھی اس پر دعوٰے تھا۔ ۱۰۔ فروری ۱۹۰۴ء کو باہمی گفت وشنید کا سلسلہ منقطع ہوگیا جاپانی فوجیں کوریا میں داخل ہوگئیں۔ دو ہفتوں ہی میں کوریا کے بادشاہ نے گھٹنے ٹیک دئے۔ بنوک خنجر ایک معاہدہ لکھوایا گیا۔ جاپان اور کوریا حلیف بن گئے۔ اس معاہدہ میں کوریا کی آزادی کے خوشنما وعدے کئے گئے۔ روس کے خلاف کوریا کو Base بنانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی۔ اپریل ۱۹۰۴ء میں اعلانِ جنگ ہوگیا۔ مئی ۱۹۰۴ء کے اوائل میں روس اور جاپان کی فوجیں برسرِ پیکار ہو گئیں۔ اگست ۱۹۰۵ء میں جاپان کی فتح بالکل نمایاں تھی۔ روس اس میدان میں شکست کھا گیا۔ ستمبر ۱۹۰۵ء میں روس نے جاپان کا تفوق کوریا پر تسلیم کر لیا۔ اس طرح مشرق میں ایک چھوٹا سا ملک سب سے بڑی مشرقی طاقت بن گیا۔ اس زمانہ میں مغربی قوموں کو ہی World Power کہا جاتا تھا۔ روس بھی ایک مغربی طاقت تھی مشرق میں کوئی ملک ایسا نہیں تھا جسے فوجی طاقت کہا جا سکے۔ اب مشرق میں ایک طاقت اُبھر آئی۔ اس نے اپنا لوہا دنیا کی سب سے بڑی قوت کو شکست دے کر منوا لیا۔ دنیا پکار اٹھی کہ جاپان ایک مشرقی قوت ہے اور ایشیا کی واحد طاقت ہے جب جاپان اور روس کی لڑائی شروع ہوئی ہے اور ابھی کوئی میدان جاپان نے نہیں مارا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام ہوا:-

"ایک مشرقی طاقت اور
کوریا کی نازک حالت"
(تذکرہ صـ۵۱۸)

یہ الہام ایک دوسری صورت میں بھی ہوا

"کوریا خطرناک حالت میں
ہے۔ ایک مشرقی طاقت"
(تذکرہ صـ۸۲۵)

اس الہام میں مندرجہ ذیل امور کی طرف اشارہ کیا گیا:-

۱۔ مغربی طاقتوں کے علی الرغم مشرق میں ایک طاقت اُبھرے گی۔

۲۔ یہ طاقت جنگِ کوریا میں اپنا لوہا منوا لے گی۔

۳۔ جنگ کا پلڑا مشرقی طاقت کے حق میں جھکے گا۔

۴۔ کوریا کی حالت بہت نازک ہو جائے گی۔

دنیا نے دیکھا کہ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ خدا نے جو خبر آسمان سے دی وہ کس شان سے پوری ہوئی۔ جاپان روس کو شکست دے کر ایشیا میں ایک طاقت بن گیا۔ جاپان کے ظالمانہ تسلط کے باعث کوریا کی خطرناک حالت ہوگئی ۱۹۴۱ء میں یہ حال تھا کہ ہر چار سَو کورین آدمیوں پر ایک جاپانی پولیس مین مسلط تھا۔ ساری کلیدی ملازمتیں جاپانیوں کے ہاتھ میں تھیں۔ کورین افسر خال خال نظر آتے تھے۔ ۱۹۴۲ء میں تو انتہا ہو گئی۔ آزادی کے خوش آئند وعدوں کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے جاپان نے یہ اعلان کر دیا کہ کوریا جاپان کا اٹوٹ انگ ہے۔ محبِ وطن لوگوں کو کوریا سے نکال باہر کیا گیا وہ بیرونی ممالک میں کوریا کی آزادی کے لئے آواز بلند کر رہے تھے۔ جنگِ عظیم دوم تک چالیس سال کا عرصہ کوریا کے لئے بہت خطرناک دَور تھا۔ جاپان کا قبضہ ۱۹۴۴ء تک رہا اس کے بعد کوریا کی گلو خلاصی ہوئی اور اسے آزادی کا سانس لینا نصیب ہوا۔

خدائی باتیں ذوالمعارف اور ذُو معانی ہوتی ہیں۔ اس پیشگوئی میں "ایک مشرقی طاقت" کے الفاظ قابلِ غور ہیں۔ اس میں کسی ایشیائی ملک کا نام نہیں ہے۔ اگر مشرق میں کوئی اَور طاقت اُبھر آئے اور پھر کوریا کی حالت نازک ہو جائے تو گویا پیشگوئی برنگِ دیگر پوری ہو جائے گی۔

جاپان جنگِ عظیم دوم تک مسلّم طور پر ایک مشرقی طاقت تھا جنگ کے دوران کئی ایشیائی ممالک پر وہ بلائے بے درماں بن کر مسلط ہو گیا۔ مغربی طاقتیں مُنہ تکتی رہ گئیں لیکن خداتعالٰے کو کچھ اَور منظور تھا۔ جاپان نے ستمبر ۱۹۰۵ء میں کوریا میں اپنی فتح کا ڈنکا بجایا۔ ۱۹۰۶ء میں قادیان کی بستی میں مامور خدا نے پیش آمدہ حوادث کی پیشگوئی کرتے ہوئے اعلان کیا

"اے یورپ! تُو بھی امن
میں نہیں اور اے ایشیا!
تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور
اے جزائر کے رہنے والو
کوئی مصنوعی خدا تمہاری
مدد نہیں کرے گا۔ مَیں
شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں
اور آبادیوں کو ویران
پاتا ہوں"۔
(حقیقۃ الوحی صـ۲۵۷)

یہ عجیب بات ہے کہ جزائر عالم میں اگر کہیں زندہ مصنوعی خدا لوگوں کے دلوں پر حکمران اور ان کی بے پناہ عقیدت کا محور تھا تو وہ جاپان تھا۔ یہ مشرقی طاقت ہیروشیما پر ایٹمی حملہ کے ساتھ ہی چشم زدن میں ختم ہو گئی۔ جاپان کا شہنشاہ جو کہ آج تک موزوں دیوتا تھا جنرل میکارتھر کے سامنے جُھک گیا۔ کسی مصنوعی خدا نے ان جزائر کی مدد نہ کی۔ یوں جاپان پسِ منظر میں چلا گیا۔

(۲)

اب جاپان کی جگہ چین منظرِ عام پر آنے لگا یہاں تک کہ وہ ایک مشرقی طاقت بن گیا۔

چین بہت سی پُرشعب وادیوں اور مشکل مراحل سے گزر کر اس نقطہ ارتفاع تک پہنچا ہے۔ جاپان اور چین کی طویل ترین جنگ، خوفناک قحط، خانہ جنگی، کمیونسٹ انقلاب اور اس کے بعد ہر شعبۂ زندگی میں چین کی حیرت انگیز ترقی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایشیا میں چین سب سے بڑی طاقت بن گیا۔ نصف صدی میں دو دفعہ دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ جب بھی ایشیا میں کوئی مشرقی طاقت اُبھری کوریا کی حالت مخدوش ہو گئی۔ پہلے جاپان اور روس کی جنگ میں اور جاپان کے چالیس سالہ تسلط میں کوریا کی حالت خطرناک ہو گئی۔ پھر ۱۹۵۰—۵۳ء کی تین سالہ جنگِ کوریا میں اس کی حالت یہاں تک نازک ہوئی کہ دنیا اَلْأَمَانُ وَالْحَفِيظ پکار اٹھی۔ کوریا کی جنگِ ثانی میں دس لاکھ کمیونسٹ فوج لڑ رہی تھی جس میں سے بیشتر چینی تھے۔ دو ہزار چینی طیارے اس جنگ میں جھونک دئے گئے۔ روس بھی اس جنگ میں بھرپور شریک تھا۔ لیکن میدانی افواج میں غالب حصہ چین کا تھا۔ اس جنگ میں چین نے اپنا لوہا منوا لیا۔ چین بجا طور پر ایک مشرقی طاقت بن گیا۔ آج روس مشرقی مقبوضات کے باوصف ایک مغربی طاقت ہے۔ مشرق میں چین سب سے بڑی طاقت بن گئی ہے۔

کوریا کی بارِ دگر نازک حالت کا اندازہ ان اعداد و شمار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے ۱۹۶۴ء کے ایڈیشن میں شائع کئے گئے ہیں۔

۱۔ کوریا کی جنگ میں جو کہ تین سال سے زائد عرصہ جاری رہی دس لاکھ سے بھی زیادہ آدمی مارے گئے۔

۲۔ ۲۵ لاکھ لوگ خانماں برباد اور تباہ حال ہو گئے۔

۳۔ ایک ارب ڈالر جائیداد کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

۴۔ اس کے علاوہ بلاد و امصار۔ حمل و نقل کے وسائل رسل و رسائل کے ذرائع اور انڈسٹری کا نقصان بے اندازہ ہوا۔

۵۔ کوریا متحد ہونے کی بجائے آج تک دو حصوں میں منقسم ہے۔

بہت دفعہ ایسا ہوا کہ شمال سے جنوب تک کبھی کمیونسٹ ریلا ہر چیز کو روندتا چلا گیا اور کبھی اتحادی افواج جنوب سے شمال تک بڑھتی چلی گئیں۔ اس متخالف پیشقدمی میں کوریا چکی کے دو پاٹوں میں پس گیا۔

ظاہر ہے کہ "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت" ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو کہ دوسری بار چین کے ہاتھوں پوری ہوئی۔

(۳)

تذکرہ میں اس الہام کے سیاق میں جو الہامات ہیں وہ بھی قابلِ غور ہیں۔ کوریا والا الہام اپریل ۱۹۰۶ء میں ہوا۔ جنوری ۱۹۰۵ء کا الہام ہے:۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔

اہلِ روم یعنی عیسائی طاقتیں قریب کی زمین میں مغلوب ہونے کے بعد غالب آجائیں گی۔

اس الہام کے ایک پہلو میں یہ اشارہ ہے کہ ہندوستان کے قریب کی زمینوں میں عیسائی طاقتیں شکست کے بعد دوبارہ فتحیاب ہوں گی۔ مشرق الہند میں جاپان کے ہاتھوں اتحادیوں کو مسلسل شکست کا سامنا کرنا پڑا جاپان ہندوستان کے دروازے کھٹکھٹا رہا تھا مگر اتحادیوں کی فتح خدائی تقدیروں میں سے ایک تقدیر تھی۔ اس جنگ کے بعد ایک نئی مشرقی طاقت کا ابھرنا مقدر تھا جس کے اقدام کے باعث کوریا کی نازک حالت ہونا تھی۔ چنانچہ اس کے بعد الہام ہوا۔

ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت۔

الغرض دو الہاموں میں یہ خبر دی گئی کہ

۱۔ عیسائی طاقتیں اَدْنَی الْاَرْض یعنی ہندوستان کے قریبی ممالک میں ہار جائیں گی۔

۲۔ شکست کے بعد ان کو پھر غلبہ عطا ہو گا۔

۳۔ اس جنگ کے بعد مشرق میں کئی نئی طاقتیں معرضِ وجود میں آجائیں گی۔

۴۔ ان میں سے ایک بڑی طاقت کوریا میں برسرِ پیکار ہو گی اور اپنا لوہا منوائے گی۔

۵۔ کوریا کی حالت نازک ہو جائے گی۔

پیشگوئی کے یہ پانچ حصے کس شان سے پورے ہوئے۔ واقعات عالم نے ہر حصہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

(۴)

اس امر کا ثبوت کہ یہ الہام دو دفعہ پورا ہونا تھا یہ بھی ہے کہ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دو صورتوں میں ہوا۔

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو الہام بایں صورت ہوا:۔

کوریا خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت۔
(تذکرہ صفحہ ۸۲۵)

پھر یہ الہام اس صورت میں بھی ہوا:۔

ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت۔
(تذکرہ صفحہ ۵۱۸)

جہاں تک میں نے غور کیا ہے الہام کی پہلی صورت جنگِ روس و جاپان پر منطبق ہوتی ہے۔ اور الہام کی دوسری صورت چین روس اور اتحادیوں کے مابین جنگِ کوریا پر۔

جاپان و روس کی جنگ میں کوریا کی حالت خطرناک ضرور تھی نازک نہیں تھی۔ لیکن دوسری جنگ کے وقت کوریا کی سخت نازک حالت ہو گئی، اس کا ثبوت یہ ہے کہ پہلی جنگ میں کورین آبادی متأثر نہیں ہوئی۔ دوسری جنگ میں لاکھوں کورین مارے گئے۔ پہلی جنگ روس و جاپان کے مابین سرحدوں تک محدود تھی۔ دوسری جنگ شمالاً جنوباً کوریا میں لڑی گئی۔ کبھی جنگ کا ریلا شمال سے جنوب کی طرف جاتا کبھی جنوب سے شمال کی طرف۔ کوریا چکی کے دو پاٹوں میں تین سال تک پستا رہا۔

پھر "ایک مشرقی طاقت" کے الفاظ قابلِ غور ہیں۔ دوسری جنگ کے زمانہ میں مشرق میں اور طاقتیں بھی پیدا ہو گئی تھیں۔ ہندوستان۔ پاکستان۔ انڈونیشیا اور بعض دوسرے ممالک آزاد ہو گئے تھے۔ چین کمیونسٹ انقلاب میں سے سرخرو ہو کر نکلا اور مشرق میں ایک عظیم الشان طاقت بن چکا تھا۔ گویا چین کے علاوہ بھی کئی ایک آزاد طاقتیں ابھر آئی تھیں۔ جنگِ کوریا کی نازک حالت کا باعث چونکہ صرف "ایک مشرقی طاقت" چین بننا ہونا تھا اس لئے ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت کا الہام ہوا جبکہ پہلے الہام میں صرف "مشرقی طاقت" کے الفاظ ہیں پہلے الہام میں مشرقی طاقت کا بعد میں ذکر ہے۔ دوسرے میں پہلے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جنگِ کوریا کے بعد جاپان مشرقی طاقت بنا۔ لیکن چین جنگِ کوریا سے پہلے مشرقی طاقت بن چکا تھا۔ ظاہر ہے کہ وحیٔ ربانی میں الفاظ کے تقدیم و تاخیر میں بھی اسرار ہوتے ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

اتمامِ حجت

(مکرم سید امین احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب)

"ثمرتِ وصل و بقا" سے ہو گیا ہے ہم کنار
مغربِ بیمار جو تھا مبتلائے ہجرِ یار

"تشنہ روحوں" کے لئے ہر جام تھا آبِ حیات
کیوں نہ ہوتا! خاکِ راہِ یار تھی جانِ نثار

اہلِ مغرب کو کیا آگاہ۔ باصد اشتباہ
خالقِ کُل سے کریں۔ زندہ تعلق استوار

قلبِ صافی کو عطا ہے "وصلِ بے پایانِ یار"
راندۂ درگاہ ہے ہر فطرتِ غفلت شعار

"قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد" کے نور کی تاثیر دیکھ
"ضَالّ" ہو جاتے ہیں "اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ" میں شمار

دور کر سکتا ہے بس اک جلوۂ انوارِ یار
مغربِ فرقت زدہ کے "ہجر کی شب ہائے تار"

ساکنانِ غرب کو لازم ہے اب بہرِ نجات
رابطہ ربِّ ازل سے جلد کر لیں استوار

نیست و نابود ہو جائیں گے ورنہ بالیقیں
"وحیِ حق" سے تیس (۳۰) سالوں میں مقدر ہے یہ کار

کیونکہ دیتا ہے خبر۔ اس بات کی ذوالانتقام
ہے ہلاکت ہی نصیبِ غافلاں۔ انجام کار

اَلْحَذَر۔ اَلْخَوْف۔ جملہ یورپی خاص و عوام
ہوشیار اے ساکنانِ ارضِ مغرب ہوشیار

دامنِ شیطان ہے یا گوشۂ رحمٰن ہے
راستے دو ہی کھلے ہیں ایک کر لو اختیار

ایک جانب ناصرِ دیں۔ نصرتِ دیں کا امیں
راہبر ہیں دوسری جانب کے شترِ بے مہار

تیس (۳۰) سالوں میں مقدر ہے تباہی اک طرف
جانبِ حق ہے حیاتِ جاوداں شیریں ثمار

پیار سے۔ انذار سے۔ ترغیب سے۔ تنبیہ سے
ہر طرف۔ ہر سمت۔ ہر جانب۔ ہر اک سُو۔ ہر کنار

الغرض ہر چار سُو با ہر طریقِ ممکنہ
ابتدا تا انتہا۔ آغاز تا انجام کار

آپ نے پہنچا دیا پیغامِ حق از ہر طریق
ہیں گواہ اخبار۔ ٹی وی[1]۔ ریڈیو۔ لاسلک و تار

واقفِ احوالِ آئندہ ہوا ظلمت کدہ
ہو گیا اتمامِ حجت۔ بند ہے راہِ فرار

اب تو آجاؤ خدارا اپنے خالق کی طرف
چھوڑ کر گہوارۂ الحاد۔ در آغوشِ یار

[1] ٹیلی ویژن۔ TELEVISION T.V

عباد الرحمٰن کی خصوصیات

مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے ۔ ربوہ

(قسط نمبر ۲)

انکساری اور عاجزی اور لوگوں کے لئے باعث سلامتی بننے سے انسان کو خود بھی بہت فائدہ ہوتا ہے اور ایسے نافع الناس وجود کو دنیا میں لمبی عمر دی جاتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں اہل تقویٰ کی یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ ۔ ۔ ۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے۔ وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۳)

صحابہ کرام کا بھی یہی طریق تھا کہ باوجود اس کے کہ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ان کے قبضہ اقتدار میں آئیں مگر ذرہ برابر ظلم کا سلوک نہ کیا گیا۔ وہ کر بھی کیسے سکتے تھے۔ جب کہ انہیں سبق ہی یہ ملا تھا کہ خون کے پیاسوں اور جان و مال پر جنگلی درندوں کی طرح بار بار حملہ کرنے والے وحشیوں کو بھی اقتدار کے وقت لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر آن واحد میں معاف کر کے ان کی عزت افزائی کی گئی۔ یہ نمونہ دنیا نے فتح مکہ کے دن دیکھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اقتدار کے ملتے ہی اپنوں اور بیگانوں پر اتنی شفقت کا سلوک کیا کہ صفحہ ہستی پر اس کی مثال نہ ملے گی

عباد الرحمان کی دوسری خصوصیت

فرمایا۔ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا۔ جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ اُن سے لڑتے جھگڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تو تمہاری بھلائی ہی چاہتے ہیں۔ اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں بے شمار نمونے اس قسم کے ملتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ اور طائف کو تبلیغ کرنے کے دوران کونسی تلخی ترشی تھی جو برداشت نہ کرنی پڑی ہو۔ آپ سلامتی کا پیغام لے کر جاتے۔ بستی بستی۔ قریہ قریہ ان کی ہمدردی سے مجبور ہو کر فرض تبلیغ ادا فرماتے مگر شریر لوگ کتے اور شریر بچوں کو پیچھے لگا دیتے جو پتھراؤ کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ طائف کی بستی میں تشریف لے گئے جہاں آپ کو اسی قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑا۔

حدیثوں میں یہ بھی آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک یہودی آیا اور اس نے آپ سے کسی قرض کی واپسی کا سختی سے مطالبہ کیا۔ صحابہ یہ حالت دیکھ کر غصہ سے بے تاب ہو گئے اور انہوں نے اپنی تلواریں سونت لیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جانے دو جس کا حق ہوتا ہے وہ سختی کر ہی بیٹھتا ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا کہ آپ نے جو اموال کی تقسیم کی ہے اس میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ حضرت عمرؓ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تاکہ اس کا سر اڑا دیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو اسے کچھ نہ کہو۔ عفو اور درگذر سے کام لے کر ہی دلوں پر حکومت کی جاتی ہے یہی وجہ تھی کہ جب کسی معاہدہ کے تحت مسلمان کسی علاقہ سے دست کش ہوتے تو وہ محکوم لوگ مسلمانوں کی حکومت کے خواہاں ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

؎ گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ الاستقامة فوق الکرامة مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر ان پر کوئی سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔ انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں۔ امارہ، لوامہ، مطمئنہ۔ امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر حالت لوامہ میں سنبھال لیتا ہے مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹ لیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا۔ بیٹی انسان سے کتپن نہیں ہوتا اسی طرح سے انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتپن والی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ کا ہی خطاب ہوا۔"

ملفوظات جلد اول ص ۱۰۳

(باقی)

ضروری اعلان برائے امتحان لجنہ و ناصرات

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے امتحانات ۲۴ ستمبر کو منعقد ہو رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ انہیں کتنی کتنی تعداد میں پرچے درکار ہیں۔ براہ مہربانی فوری طور پر پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ آپ کو پرچے بھجوائے جائیں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پاکستانی قومیت کے حامل امیدواروں سے والٹن ٹریننگ سکول لاہور میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ بطور سپیشل ٹکٹ ایگزامینر گریڈ III ٹریننگ کی مدت ایک ماہ ہوگی۔ اور میڈیکل ٹیسٹ پاس کرنے پر اور ٹریننگ کی کامیاب تکمیل کے بعد انہیں کنسالیڈیٹڈ سکیل ۱۲۵-۳۵۰ روپے ماہوار میں رکھا جائے گا۔ کل آسامیاں ۴۲ ہیں۔ جن میں سے ۲۵ فیصد سابقہ فوجیوں اور ۳۳ فیصد ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں) ریٹائرڈ ہوں یا وفات پا چکے ہوں کے لڑکوں پوتوں (زیر کفالت جبکہ باپ فوت ہو چکا ہو) بھائی بھتیجوں کے لئے مخصوص ہیں۔

کم از کم تعلیمی قابلیت: ۱۔ انٹرمیڈیٹ سینئر کیمبرج یا اس کے مساوی

عمر کی حد:۔ ۲۰ نومبر ۱۹۶۶ء کو ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان سابقہ فوجیوں کی صورت میں قواعد میں رعایت ہو سکتی ہے

درخواستوں کی ترسیل:۔ درخواستیں ضروری ہے کہ مقررہ فارموں پر ہوں جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں۔ اُن پر درج شدہ ہدایات کے مطابق پُر کر کے قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے وائس چیئرمین (پی) پاکستان ویسٹرن ریلوے کو آئندہ ترسیل کے لئے زیادہ سے زیادہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تمام درخواستوں کے ہمراہ اندراجات کے ثبوت میں اسناد کی مصدقہ نقول۔ نیز اپنے مخصوص ضلع کی مستقل رہائش کا سکونتی سرٹیفکیٹ جو متعلقہ ضلع کے مجسٹریٹ درجہ اول سے حاصل کیا گیا ہو بھی ارسال کریں۔ پسماندہ زیر حفاظت اور قبائلی علاقوں کے امیدواروں اور ریاستوں کے امیدواروں کو پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنروں سے اور جو آزاد کشمیر کے ہیں انہیں وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان سے حاصل شدہ سرٹیفکیٹ ارسال کرنا ہوں گے۔

خصوصی مراعات:۔ پسماندہ زیر حفاظت، قبائلی علاقوں اور ریاستوں کے امیدواروں کی صورت میں تین سال کی رعایت ہوگی اور قیمت فارم ۵۰ پیسہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہوگی۔

(۱۸۴ (ل) ۱۵۲۶۵)

محرّرین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں انہیں تاریخ تقرری سے -/۹۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ جاننا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا اور ٹائپ میں بھی پاس ہوگئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ————

۲۲۰-۶-۱۶۰-۵ EB/۱۳۰-۴-۹۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔

البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہوا ہو۔ انہیں ابتدائی تنخواہ -/۱۱۵ روپیہ ماہوار اور گریڈ ۲۶۰-۱۰/۲۲۰-۸/۱۶۰-۶/۱۳۰-۵-۱۱۵ دیا جا سکے گا۔ درخواستوں میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند۔
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔
۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ:۔ تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۲۔ جو امیدوار اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کر رہے ہیں لیکن انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہ کیا ہو تو ان کے لئے بھی اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے۔ ورنہ انہیں انجمن کی کارکنیت سے فارغ کیا جا سکتا ہے۔

ناظر بیت المال (آمد) (سیکرٹری کمیشن)

تیسرا کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تیسرا کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ۲۹-۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء کی بجائے ۷-۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا افتتاح وزیر بلدیات جناب میاں محمد یٰسین صاحب وٹو فرمائیں گے۔ ملک کی نامور ٹیمیں اور مشہور کھلاڑی ٹورنامنٹ میں شرکت کر رہے ہیں۔ انتظامیہ کی طرف سے شرکت کرنے والی ٹیموں کی رہائش اور کھانے کا انتظام ہوگا۔ مفصل معلومات سیکرٹری طاہر کبڈی ٹورنامنٹ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع اور سالانہ رپورٹ

جملہ زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ عنقریب گذشتہ سال کی طرح قیادت ایثار کے سلسلہ میں ایک سوالنامہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ جس میں سالانہ پروگرام کی روشنی میں ہر شق کے بارہ میں معین اعداد و شمار درج کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ آپ سب یہ اعلان پڑھتے ہی۔ پوری ذمہ داری اور تندہی سے قیادت ایثار کے سلسلہ میں اعداد و شمار جمع کرنا شروع کر دیں گے۔ تاکہ معینہ وقت پر یہ سوالنامہ واپس فرما سکیں۔ جزاکم اللہ

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

ایک مخلص نوجوان کی وفات

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ مرنا ایک طبعی امر ہے۔ لیکن اچانک اور جواں سالی کی موت لواحقین اور صاحب دل انسان کے لئے ہمیشہ غیر معمولی صدمہ کا موجب ہوتی ہے۔ عزیز مشتاق احمد مرحوم کی موت بھی ایسی ہی موت ہے۔ عزیز مرحوم خناز یعنی گلے کے سرطان سے بیمار تھے لیکن اپنی موت سے دو روز قبل بظاہر ہشاش بشاش اور قدرے صحت یاب ہو چکے تھے۔ لیکن اس عارضی صحت یابی کے بعد اچانک انہوں نے عزیز مرحوم کو نڈھال کر دیا۔ انتہائی جدوجہد اور علاج معالجہ کے باوجود اس موذی مرض پر قابو نہ پایا جا سکا۔ ۲۰ جون ۶۶ء کو ہارٹ اٹیک ہوا اور عزیز جانبر نہ ہو سکا۔ صبح قریباً ۷½ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم مرحوم ماسٹر حامد علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ کا بیٹا تھا عمر ۱۶½ سال تھی۔ دسویں جماعت کا ہونہار طالب علم تھا۔ دسویں جماعت میں داخل ہونے پر اپنے والد صاحب سے عہد لیا تھا کہ وہ اُسے دین کے لئے وقف کر دیں گے۔ مکرم ماسٹر صاحب موصوف نے اسے وقف کر دیا اور میٹرک پاس کرنے کے بعد عزیز مرحوم کو ربوہ بھجوانے کا بندوبست فرما رہے تھے۔ کہ عزیز اچانک اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ ہمیشہ پابندی کے ساتھ مسجد میں آیا کرتا تھا اور خصوصاً جمعۃ المبارک کے دن سکول سے واپسی پر اپنی ہمشیرگان کو نماز کے لئے جلد از جلد تیار ہونے کی تاکید کرتا اور انہیں اپنے ہمراہ مسجد لاتا اور گھر پہنچاتا تھا۔ کبھی کسی سے ترش روئی سے پیش آتا اور اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کا ایک سرگرم کارکن تھا۔ بیماری کے دوران بھی باجماعت نماز کے لئے تڑپتا رہتا اور خاص کر جمعہ کے دن نماز جمعہ پر جانے والوں کو دیکھتا رہتا اور ملتجی نگاہوں سے کہتا کہ مجھے بھی جمعہ پر لے چلو۔ زندگی کے آخری جمعہ کے دن بڑی شدت سے استدعا کی کہ مجھے آج ضرور جمعہ پر لے چلو۔ میں احباب جماعت سے ملنا چاہتا ہوں۔ افسوس اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے التجا ہے کہ عزیز کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مرحوم کے سوگوار والدین اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور عزیزم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

(محمد عنایت اللہ خاں حیرت احمدی لیہ ضلع مظفر گڑھ)

امتحانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی مقتصد اور سابق کے امتحانات ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار منعقد ہوں گے تمام مجالس خدام کو اچھی طرح تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو پہلے دو امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

نصاب کی تفصیل یہ ہے

۱۔ مبتدی۔ (۱) قرآن کریم پہلا پارہ معہ ترجمہ ۲۔ حدیث اقتباس الاربعین ۳۔ کتب سلسلہ۔ کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔ کتابچہ۔ عام دینی معلومات

۲۔ مقتصد:۔ ۱۔ قرآن کریم سورۃ فاتحہ تا آخر سورۃ آل عمران ۲۔ احادیث الاخلاق ۳۔ کتب سلسلہ۔ فتح اسلام۔ سبز اشتہار۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ دعوۃ الامیر کتابچہ۔ عام دینی معلومات

۳۔ سابق۔ ۱۔ قرآن کریم ابتداء سے آخر سورۃ کہف تک ۲۔ حدیث شریف۔ ریاض الصالحین سے چیدہ احادیث "حدیقۃ الصالحین" (یہ کتاب دفتر وقف جدید سے ملتی ہے) نزول المسیح۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی پیغام صلح۔ مسیح ہندوستان میں۔ تذکرۃ الشہادتین۔ چشمہ مسیحی۔ راز حقیقت۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ منصب خلافت نظام نو۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ سیرۃ خیر الرسل۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ تین اہم امور۔ کتابچہ۔ عام دینی معلومات۔

نوٹ:۔ تمام خدام یہ نصاب اپنے پاس نوٹ کریں اور اس کے مطابق تیاری کریں۔ امتحان ۴ ستمبر کو ہوگا

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۶۵

میں امۃ الباسط بنت شیخ بشیر احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ دو سو بیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور کی جاوے

شرط اول ۔/۷ روپیہ)

الامۃ: امۃ الباسط

گواہ شد:۔ شیخ بشیر احمد والد موصیہ مکان ۲-۱۲/۱۱ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔

گواہ شد: محمد عبدالرحمٰن ۲-۱۲/۱۹ یات روڈ۔ کوئٹہ

مسل نمبر ۱۸۹۶۶

منشی نذر حسین ولد جلال الدین قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت جنوری ۱۹۶۶ء ساکن منڈی مریدکے ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے:۔

۱۔ ایک پختہ مکان واقعہ کنال پارک منڈی مریدکے جو کہ ۴½ مرلہ زمین پر تعمیر ہے اس کی مالیت مبلغ آٹھ ہزار روپیہ (۔/۸۰۰۰) ہے

۲۔ مذکورہ مکان کے جنوب میں ۴½ مرلے سفید زمین برائے تعمیر مکان خریدا ہوا ہے۔ اس کی مالیت مبلغ ایک ہزار ایک صد روپیہ ہے۔

۳۔ نقد مبلغ نو صد روپیہ ہے۔

کل مبلغ دس ہزار روپیہ ہوا۔ میں اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۳/۶۷ کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو چھ صد روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے۔

(شرط اول ۔/۱۰ روپے)

العبد:۔ منشی نذر حسین ولد جلال الدین جماعت احمدیہ منڈی مریدکے۔

گواہ شد: مشتاق احمد صوفی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے

گواہ شد: شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی سوداگر چاول

مسل نمبر ۱۸۹۶۷

محمد مخلص الرحمٰن لشکر ولد مولوی محمد الٰہی بخش لشکر قوم لشکر پیشہ ملازمت عمر تاریخ پیدائش ۱۴/۴/۲۰ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھوڑا گھاٹ۔ ڈاک خانہ گوتم باڑہ۔ ضلع کرمِلا۔ صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو آئندہ جولائی ۱۹۶۷ء سے تین سو روپے ماہوار تنخواہ ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں یا جب بھی ماہوار آمد میں اضافہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت ماہ جولائی ۱۹۶۷ء سے منظور فرمائی جائے

شرط اول ۔/۵ روپے

العبد: محمد مخلص الرحمٰن لشکر ۴ بخشی بازار ڈھاکہ

گواہ شد: احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ

گواہ شد: شاہ الرحمٰن ۴ بخشی بازار۔ ڈھاکہ

مسل نمبر ۱۸۹۶۸

عائشہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالسلام صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۵۶ دستگیر کالونی فیڈرل ایریا ڈاک خانہ کراچی نمبر ۳۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ چار صد روپے جو میں نے وصول کرلیا ہے۔

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ کڑے طلائی ۲ عدد وزنی ۔ ۵ تولے
۲۔ ہار طلائی ۱ عدد وزنی ۔ ۵ تولے
۳۔ کانٹے طلائی ۳ جوڑی وزنی ۲ تولے
۴ انگوٹھیاں طلائی ۵ عدد وزنی ۲ تولے
۵ چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۳½ تولے
کل وزن ۱۷¼ تولے

قیمت ۔/۲۱۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

فقط ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء

شرط اول ۔/۳ روپے)

الامۃ: عائشہ بیگم بقلم خود

گواہ شد: عبدالسلام ولد عطا محمد خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۹۶۹

مجیدہ بیگم زوجہ عبدالرشید صاحب انور قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۵۵ دستگیر کالونی فیڈرل بی ایریا ڈاک خانہ کراچی ۳۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ۔/۲۵۰ روپے بذمہ خاوند ہے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزنی ۶ تولے
ہار طلائی ایک عدد وزنی ۴ تولے
کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱ تولہ
انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۱ تولہ
کل وزن ۱۲ تولے قیمت ۔/۱۴۴۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر و زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

(شرط اول دو روپے)

الامۃ:۔ مجیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ عبدالرشید انور ولد عبدالکریم خاوند موصیہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

سیدھے راستہ کو ترک کر کے کبھی کوئی قوم نجات حاصل نہیں کر سکتی

ایسی قوم نقصان اٹھاتی اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیات ۷۳، ۷۴ اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تُو ان سے کچھ مانگتا تو نہیں کہ ان پر تیری تعلیم کا قبول کرنا گراں گزر رہا ہے۔ اگر تُو ان سے اپنی ذات کے لئے کچھ مانگتا تو کوئی بات بھی تھی۔ مگر تیرا بوجھ تو سارا تیرے رب نے اٹھایا ہوا ہے اور اسی کا بوجھ اٹھانا اور رزق دینا سب سے بہتر چیز ہے۔ پھر کیا یہ اتنا بڑا نشان دیکھنے کے بعد بھی آنکھیں نہیں کھولتے اور تیری صداقت کو تسلیم نہیں کرتے! یعنی ان کے راستہ میں سب سے بڑی روک یہ ہے کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتی وجاہت اور بڑائی کے حصول کے لئے بتوں کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ اپنی ذاتی بڑائی کے لئے جدو جہد کر رہے ہوتے تو مکہ والوں سے کبھی تو کچھ مانگتے ... ... اس سے مکہ والے سمجھ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ اُن سے اپنی ذات کے لئے کوئی مطالبہ نہیں کر رہے بلکہ جو کچھ کہہ رہے ہیں خود ان کی اصلاح اور ترقی کے لئے کہہ رہے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو بھی دیکھ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ اکیلا اور بے یارو مددگار تھا کوئی اس کا ساتھی نہیں تھا۔ کوئی اس کا ہم نوا نہیں تھا۔ کوئی اسے دشمنوں کے حملوں سے بچانے والا نہیں تھا۔ کوئی اسے مالی مدد دینے والا نہیں تھا مگر جونہی خدا تعالیٰ کی آواز اس کی زبان سے بلند ہوئی اس آواز نے لوگوں کے قلوب میں ایک ارتعاش پیدا کرنا شروع کر دیا۔ سعید طبع لوگوں پر ملائکہ کا نزول شروع ہو گیا۔ اور ان کے دلوں میں اسلام کی رغبت اور محبت پیدا ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ پر ایمان لانے والے جو پہلے انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ سینکڑوں سے ہزاروں اور پھر ہزاروں سے لاکھوں کی تعداد تک جا پہنچے اور ایک زمانہ میں تو کروڑوں تک پہنچ گئے۔ ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں کرنے والے نوجوان آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ جہاندیدہ اور تجربہ کار بڈھے آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔ مالدار اور ذی وجاہت خاندانوں کے چشم و چراغ آپ پر اپنی جانیں قربان کرنے لگ گئے۔ عوام جو ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہلاتے ہیں۔ وہ آپ کے دائیں اور بائیں پروانوں کی طرح اپنی فدائیت اور جاں نثاری کے مظاہرے کرنے لگے دولت آپ کے قدموں پر نثار ہونے لگی۔ اور حکومت کی عنان آپ کے مقدس ہاتھوں میں آگئی۔ یہ سب کچھ خدائے قادر و برتر کا ایک زندہ نشان تھا جو اس نے آپ کی صداقت کے لئے ظاہر کیا مگر بد قسمت لوگوں نے پھر بھی آپ کو شناخت نہ کیا۔ وہ آنکھیں رکھتے ہوئے نابینا ہو گئے اور کان رکھتے ہوئے بہرے ہو گئے۔ اور دل رکھتے ہوئے عقل اور سمجھ سے بے گانہ ہو گئے۔ پھر فرماتا ہے اگر یہ نشان بھی ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں تھا تو وہ اتنا تو سمجھتے کہ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تو انہیں صراط مستقیم کی طرف بلا رہا ہے جس میں خود ان کا اپنا فائدہ ہے مگر یہ لوگ اس راستہ کو ترک کر کے ایک غلط راہ اپنے لئے اختیار کر رہے ہیں جس کا نتیجہ بہرحال یہی ہوگا کہ وہ نقصان اٹھائیں گے اور اپنے آپ کو اپنی قوم کو ہلاکت میں ڈالیں گے کیونکہ سیدھے راستہ کو ترک کر کے کبھی کوئی قوم نجات حاصل نہیں کر سکتی۔" (تفسیر کبیر جلد ششم حصہ اول صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے باہمی محبت و اخوت کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض اخلاق سیئہ سے جو باہمی محبت و اخوت کے حق میں زہر قاتل کا حکم رکھتے ہیں بچنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے بدظنی، حسد اور کبر و غرور کی مضرت کو واضح فرما کر ان سے مجتنب رہنے پر خاص زور دیا نیز ان کی مضرت کو واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد بیش قیمت ارشادات پڑھ کر سنائے۔

ربوہ ۲۲ ستمبر۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ملایا جانے کے لئے آج صبح بذریعہ ٹرین لاہور روانہ ہو گئے۔ مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب نے مصافحہ و معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو گلدستے پیش کئے اور ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم حافظ عبد السلام صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ مکرم مولوی صاحب موصوف کا اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق ملے۔ آمین۔

مکرم فضل احمد صاحب آف چٹاگانگ بطور واقف وقف عارضی رہمن بڑیہ بھیجے گئے ہیں ان کا بیٹا گھر پر بیمار ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچے کو شفا بخشے۔

(ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

چٹاگانگ کی جماعت احمدیہ کے ایک مخلص بزرگ جناب عبد الرحیم صاحب یونس کو بجلی کا جھٹکا لگنے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی دب گئی ہے۔ چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے ڈاکٹروں نے منع کر دیا ہے جملہ احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد فضل کاشمیری چٹاگانگ)

مری میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات

بقیہ صفحہ اوّل

اور تدبیر کو انتہا تک پہنچانا لازمی ہے۔ یہ خیال کرنا کہ تدبیر اور مجاہدہ تو نہ کیا جائے اور کسی جگہ یا پیر فقیر کے ذریعہ سب کچھ حاصل کر لیا جائے بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کے بندے مجاہدہ اور قربانی کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں اور دوسروں کو خدا کی راہیں دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ خود تو مجاہدہ نہ کریں اور دوسروں کی دعاؤں پر تکیہ کرنے کے نتیجہ میں سب کچھ حاصل کریں۔

حضور نے مقام خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ دین کو تمکنت عطا فرماتا ہے لیکن دین کی تمکین کا اصل ذریعہ قبولیت دعا ہی ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے اور وہ انہیں قبول فرما کر دین کی تمکین کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ پس قبولیت دعا کے لئے فنائی اللہ کے مقام پر قائم ہو کر مجاہدہ کرنا ضروری ہے اس کے بغیر انسان افضال الٰہی کا مورد نہیں بن سکتا دوسروں کی دعائیں بھی انسان کے حق میں اسی صورت میں قبول ہوتی ہیں کہ وہ خود بھی مجاہدہ اور تدبیر سے کام لینے والا ہو ـــــ حضور کا یہ پرمعارف خطبہ سوا دو بجے سے تین بجے سہ پہر تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مری اور اس کی نواحی گلیات اور راولپنڈی سے احباب بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کی اقتدار میں نماز ادا کرنے اور حضور کے روح پرور خطبہ سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کی۔ نماز کے بعد حضور دیر تک احباب کے درمیان تشریف فرما رہے اور احباب کو اپنے روح پرور ارشادات سے نوازتے رہے۔ مسجد احمدیہ کلڈنہ سے اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے جا کر بھی حضور نے بہت سے احباب کو شرف ملاقات بخشا اور ازراہ شفقت ان سب احباب کی چائے سے تواضع فرمائی۔

درخواست دعا:- میرے ہم زلف مکرم شیخ کرم دین صاحب کی بچی عزیزہ صالحہ فردوس لاہور میں تشویشناک طور پر بیمار ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (رشید احمد عابد سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲ ۵۲